خلافت کا خاتمہ،
اس کے دوبارہ قیام کا مطالبہ کرتا ہے

"3 مارچ 1924ء بمطابق 28 رجب 1342ھ
کو سقوطِ خلافت کی سالانہ تقریب کے موقع پر اسے شائع کیا گیا"

حزب التحریر ولایہ پاکستان

بسم اللہ الرحمٰن الرحیم

خلافت کا خاتمہ، اس کے دوبارہ قیام کا مطالبہ کرتا ہے

3 مارچ 1924ء بمطابق 28 رجب 1342ھ کو سقوطِ خلافت کی سالانہ تقریب کے موقع پر حزب التحریر ولایہ پاکستان نے اس اعلامیہ کا اجراء کیا۔ یہ اعلامیہ ہمارے دین میں خلافت کی مرکزیت اور تمام امت کے لئے اس کی اہمیت کے حوالے سے ہم سب کے لئے ایک یاد دہانی ہے۔ یہ اعلامیہ برصغیر ہندوستان میں خلافت کے حوالے سے ہمارے آباؤ اجداد کی طرف سے کی جانے والی جدوجہد اور آج ہمارے درمیان خلافت کی بحالی کے شواہد سے پُر ہے۔ یہ ایسے وقت میں مسلمانوں کو اسلام کے لئے کھڑا ہونے کے لئے پکار ہے جبکہ اس کی امت اپنی خلافت کے لئے بیدار ہو رہی ہے۔

اے پاکستان کے مسلمانو! اسلام کے ذریعے حکمرانی اور خلافت تلے وحدت ہماری فطرت میں شامل ہے

اس میں شک نہیں کہ ہم مسلمان ہیں، اسلام ہماری شناخت اور مقصدِ حیات ہے، ہماری تاریخ اور ورثہ ہے اور اسلام کی جڑیں برصغیر میں بہت گہری ہیں۔ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا، ((اطیب ریح فی الارض الھند)) ''مجھے ہند سے ٹھنڈی ہوا آ رہی ہے'' (الحاکم فی المستدرک)۔ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: ((عِصَابَتَانِ مِنْ أُمَتِی أَحْرَزَ هُمَا اللهُ مِنَ النَارِ: عِصَابَةٌ تَغْزُوْ الهِنْدَ، وَعِصَابَةٌ تَكُوْنُ مَعَ عِيْسَىٰ بِنْ مَرْيَمَ عَلَيْهِمَا السَلاَمِ)) ''میری امت کے دو گروہوں کو اللہ آگ سے بچائے گا؛ ایک وہ گروہ جو ہند میں جہاد کرے گا اور دوسرا وہ گروہ جو عیسیٰ ابن مریم علیہما السلام کے ساتھ ہوگا'' (النسائی و احمد)۔ ابو ہریرہؓ نے روایت کیا:

((وَعَـدَنَا رَسُوْلُ اللهِ ﷺ غَزْوَةَ الْهِنْدِ، فَإِنْ اَدْرَ كْتُهَاأَنْفِقُ نَفْسِى وَمَالِى، وَإِنْ قُتِلْتُ كُنْتُ أَفْضَلُ الشُهَدَاء، وَ إِنْ رَجَعْتُ فَأَنَاأَبُوْ هُرَيْرَةَ الْمُحَرَّرْ(مِنْ ذُنُوْبِي))) ”رسول اللہ ﷺ نے ہم سے غزوۂ ہند کا وعدہ فرمایا، اگر میں اس وقت موجود ہوا تو میں اپنا مال اور اپنی جان اس میں خرچ کروں گا، اگر میں قتل کیا جاؤں تو میں سب سے افضل شہیدوں میں سے ہوں گا اور اگر میں، ابو ہریرہ، (زندہ) واپس لوٹا تو (گناہوں سے) آزاد ہوں گا“۔ (احمد، النسائی، الحاکم)۔ برصغیر ہندوستان میں اسلامی حکومت کا آغاز آٹھویں صدی عیسوی کے آغاز میں اندلس (سپین) کی فتح کے وقت کے قریب قریب جا ملتا ہے۔ عرب مسلمانوں نے محمد بن قاسم کے ذریعے اس سرزمین کو فتح کیا اور بعد ازاں محمود غزنوی (1030-998)، محمد غوری اور قطب الدین ایبک، کہ جس نے 1206 میں دلی میں مسلم حکمرانی کے مرکز کی داغ بیل ڈالی، نے اس گراں قدر توسیع کے سلسلہ کو جاری رکھا۔ یہ سلسلہ صدیوں تک جاری رہا یہاں تک کہ برطانیہ قابض ہو گیا۔

ہمارا دین نہ صرف اسلام کے نفاذ کو ہمارے اوپر لازم قرار دیتا ہے بلکہ وہ تمام مسلمانوں کے لئے خلیفۂ واحد کے وجود کو بھی لازم قرار دیتا ہے۔ رسول ﷺ نے حکم فرمایا کہ مسلمان ایک وقت میں صرف ایک ہی خلیفہ کو بیعت دیں۔ ((كَـانَـتْ بَـنُـوْ اِسـرَائِيلَ تَسُـوسُهُـمُ الاَنبِيَـاءُ ' كُلَّمَا هَلكَ نَبِىٌّ خَـلَـفَـهُ نَبِىٌّ وَاِنَّهُ لَا نَبِىَّ بَعدِى وَسَتَكُونُ خُلَفَاءُ فَتَكثُرُ قَالُوا: فَمَا تَـأمُـرُنَـا؟ قَـالَ: فُوْا بِبَيْـعَةِ الاَوَّلِ فَـالاَوّلِ وَاَعْطُوهُمْ حَقَّهُم فَاِنَّ اللّٰهَ سَائِلُهُمْ عَمَّا اسْتَرعَاهُمْ)) ”بنی اسرائیل کی سیاست انبیاء کرتے تھے۔ جب کوئی نبی وفات پاتا تو دوسرا نبی اس کی جگہ لے لیتا، جبکہ میرے بعد کوئی نبی نہیں ہے، بلکہ بڑی کثرت سے خلفاء ہوں گے۔ صحابہؓ نے پوچھا: آپ ہمیں کیا حکم دیتے ہیں؟ آپ ﷺ نے فرمایا: ”تم ایک کے بعد دوسرے کی بیعت کو پورا کرو اور ان کا حق انہیں ادا کرو۔ کیونکہ اللہ تعالیٰ ان سے ان کی رعیت کے بارے میں پوچھے گا جو اُس نے انہیں دی“ (بخاری)۔ لہٰذا ہم نے صدیوں تک نہ صرف اسلام کے ذریعے حکمرانی کی بلکہ ہم نے ایک خلیفہ تلے وحدت قائم کی۔ پس ہم خلافت امیہ کا ایک مربوط حصہ تھے

اور بعدازاں بغداداور پھر قاہرہ کی خلافت عباسی کا حصہ رہے۔ برصغیر ہندوستان کے حکمرانوں نے خلافت سے تعلقات برقرار رکھے۔ ان میں شمالی ہندوستان کے خاندان غلاماں (مملوک (1210-1290)، خلجی (1290-1320)، تغلق (1320-1414)، سید (1414-1451)، لودھی (1451-1526) اور بالآخر مغل سلطنت شامل ہے۔ اگرچہ خلافتِ عثمانیہ نے ان علاقائی حکمرانوں سے اس طرح تعلقات برقرار رکھنے میں غفلت برتی جس کا اسلام تقاضا کرتا تھا، تاہم ہمارے حکمرانوں نے اپنی حاکمیت کو خلیفہ کی مرہونِ منت ہی سمجھا۔ انہوں نے سِکّوں پر خلیفہ کی مہر (نشان) ثبت کی اور ہر نئے آنے والے خلیفہ کی اطاعت کا اعلان کیا۔

اے مسلمانانِ پاکستان! مسلم وحدت اور غلبۂ اسلام کو لاحق خطرات کا ڈٹ کر مقابلہ ہی وہ حقیقت ہے جو بطورِ امت ہماری پہچان ہے

یہ ہمارا اس خطے کے باسیوں پر اسلامی قوانین کا نفاذ ہی تھا جس نے برصغیر ہندوستان پر اسلام کے اثر ورسوخ کا غلبہ یقینی بنائے رکھا۔ یہ ہمارے مقدس دین یعنی اسلام کا نفاذ ہی تھا جس نے اس سرزمین کو دنیا کے سامنے ایک زبردست خوشحال ریاست کے طور پر ابھارا اور بعدازاں یہ سرزمین بیرونی طاقتوں کی حرص کا نشانہ بنی۔ تاہم نفاذِ اسلام اور وحدت کے قیام میں ہماری غفلت ہی نے ہمیں کمزور کردیا۔ اسلام سے ہماری غفلت اور ہماری اپنی صفوں میں موجود غداروں کے سامنے ہماری خاموشی اس خطے میں برطانوی تسلط کے آغاز کی وجہ بنی۔ پس برصغیر ہندوستان پر صدیوں پر محیط ہمارے اس غلبہ کو پہلا چیلنج 23 جون 1757 کو جنگ پلاسی کے موقع پر برطانوی ایسٹ انڈیا کمپنی کی غداروں سے ملی بھگت کی صورت میں پیش آیا۔ یہ کمپنی جو کہ 1600 میں قائم کی گئی، برصغیر ہندوستان پر قبضہ کے لئے برطانیہ کا سامراجی منصوبہ تھی۔ مسلمان حکمرانوں کو چیلنج

کرنے کے قابل بننے کے لئے اس کمپنی کو 150 سال لگے۔ اس نے وہی اسالیب استعمال کئے جو آج کا استعماری امریکہ استعمال کر رہا ہے۔ 1693 تک، طاقت کے ایوانوں میں موجود لوگوں کو سیاسی تحائف کے اخراجات 90,000 پاؤنڈ سٹرلنگ سالانہ تک پہنچ گئے۔ بالکل اسی طرح جس طرح آج امریکہ پاکستان کی فوجی و سیاسی قیادت میں موجود غداروں کی وفاداریاں خرید رہا ہے۔ پس یہ ہماری صفوں میں موجود غدار ہی تھے جن کی مدد سے برطانوی سامراج نے اپنے قدم جمائے اور انہیں مضبوط کیا تا کہ وہ مزید افواج کی ضرورت کے بہانے اپنے مفادات کا تحفظ کر سکے۔ لیکن یہ ان غداروں کے سامنے ہماری خاموشی ہی تھی جس نے ہماری قسمت طے کر دی۔ پھر برطانیہ نے فیصلہ کن وار کیا اور ہم نے اپنی غفلت کا وہ مزہ چکھا کہ جس کے سنگین نتائج ہم نے اس کے بعد صدیوں تک بھگتے۔ ہم نے رسول اللہ ﷺ کی اس تنبیہ کی پرواہ نہ کی۔ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: ((ان اللہ لا یعذب العامة بعمل الخاصة حتی یروا المنکر بین ظهر انیهم و هم قادرون علی ان ینکروه فلا ینکروه ، فاذا فعلوا ذلك عذب الخاصه و العامة)) ''بے شک اللہ تعالیٰ چند مخصوص لوگوں کے عمل کی وجہ سے سب لوگوں کو سزا نہیں دیتا، جب تک کہ وہ اپنے درمیان منکر دیکھیں اور اس کا انکار کرنے کی قدرت رکھنے کے باوجود اس کا انکار نہ کریں۔ پس جب انہوں نے ایسا کیا تو اللہ عام اور خاص دونوں کو عذاب دے گا'' (مسند احمد)۔ اور رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: ((ستكون أمراء فتعرفون وتنكرون، فمن عرف برئ، ومن أنكر سلم، ولكن من رضي وتابع)) ''عنقریب تمہارے ایسے حکمران ہوں گے جن کے بعض کاموں کو تم معروف پاؤ گے اور بعض کو منکر۔ تو جس نے ان کو پہچان لیا وہ بَری ہوا اور جس نے ان حکمرانوں کا انکار کیا وہ گناہ سے محفوظ رہا۔ لیکن جو ان حکمرانوں سے راضی رہا اور ان کی تابعداری کی، وہ بَری ہوا نہ محفوظ رہا'' (مسلم)۔

اگر چہ ہم قبضے کے اس صدمہ سے لڑکھڑا گئے لیکن ہم اسلام ہی کے مرکز کے گرد جمع ہونا شروع ہوئے۔ ہم نے مزاحمت بڑھائی اور ہمارے کئی ممتاز ترین لوگوں میں سے ایک ہمارا

ہیرو میسور کا حکمران ٹیپو سلطان تھا۔ ٹیپوؒ نے اپنے تقوے اور تدبر کی بدولت دشمن کے دل دہلا دیئے۔ ان تدابیر میں شامل تیز دھار دھاتی پلیٹوں والے میزائلوں کا استعمال تھا جس نے دشمن کی صفوں کی چیر ڈالا۔ اس نے سولہ سال کی عمر میں پہلے 1767 اور پھر 79-1775، 84-1779، 92-1789، اور پھر 99-1798 میں دشمن کا سامنا کیا اور اس جنگ میں اس نے اپنے ان الفاظ کے مصداق جام شہادت نوش کیا کہ ''شیر کی ایک دن کی زندگی گیدڑ کی سوسالہ زندگی سے بہتر ہے''۔ اپنی شہادت کے بعد بھی اس کی بہادری بشمول اس کے بیٹوں کے مسلمانوں کے خون کو گرماتی رہی جنہوں نے 1806 میں ویلورے (Vellore) بغاوت کا آغاز کیا۔ جس کو انتہائی بربریت کے ساتھ کچل دیا گیا اور اس بغاوت کے قائدین کو توپوں کے سامنے باندھ کر اڑا دیا گیا۔ پھر 42-1839 کے دوران کافر برطانوی فوج بہادر پٹھان مسلمانوں کے ہاتھوں اگرچہ سب سے بدترین نہیں تو ان شکستوں سے دوچار ہوئی جو بدترین میں سے ہی تھیں۔ یہ نہ صرف افغانستان سے برطانیہ کے انخلاء کا باعث بنا بلکہ اس نے برطانوی طاقت اور مضبوطی کی ساکھ کو بری طرح مسخ کیا۔ ہتھیاروں کی برتری کے باوجود کفار مسلمانوں کے جذبۂ شہادت کے سب سے بڑے ہتھیار کو زیر نہ کر سکے۔

پھر 1857 میں ہم نے برطانوی تسلط کے خلاف طاقت ور اور وسیع پیمانے پر بغاوت کا آغاز کر دیا۔ ہماری اس بغاوت میں برطانیہ نے محسوس کیا کہ ہم اس مسلم حکومت کے بارے میں کس قدر جنون کا شکار تھے کہ جس کا مرکز دلّی تھا۔ بغاوت کی یہ آگ ہمارے لشکریوں میں پھیل گئی جس کا آغاز جنوری 1857 میں کلکتہ کے قریب ڈم ڈم میں ہوا۔ پھر یہ 25 فروری 1857 میں برہان پور میں 19th Native Infantry تک پھیلی پھر اپریل میں انبالہ اور پھر 3 مئی کو لکھنؤ، اتر پردیش میں ایک طے شدہ بغاوت ہوئی جسے بربریت سے کچل دیا گیا۔ بہادر شاہ ظفر کو 11 مئی 1857 میں دلّی میں ہندوستان کا حکمران بنا دیا گیا۔ تاہم برطانیہ ہماری فطرت میں موجود اس نشاۃ ثانیہ سے خوف زدہ تھا اور اس نے بغاوتِ ہندوستان کو ایک وسیع تر عسکری بغاوت

قرار دیا۔ ملاحظہ کریں کہ اسلام کے لئے ہماری چاہت اور اس کے تلے ہماری وحدت کے بارے میں وہ کیا کہتے ہیں۔

- 7 جون 1857 کو وزیر اعظم گلیڈسٹون (Gladstone) نے حکومتِ ہندوستان پر کمیٹی کے سامنے اعلان کیا۔ ''عظیم فتوحات اعلیٰ طاقت کی حامل قوتیں کرتی ہیں۔ جواب کمتر اقوام میں شامل ہو چکی ہیں۔ ہمارا معاملہ یہ نہیں ہے۔ ہم ان لوگوں کے ہاتھوں سے اقتدار لینے کے لئے گئے جو زبردست طریقے سے اس کو استعمال کرتے رہے ہیں''۔

- لارڈ شافٹسبری (Lord Shaftesbury) نے وِم بورن ٹاؤن ہال میں اپنی تقریر میں کہا ''یہ (بغاوت) ہماری اپنی تخلیق کردہ بلا سے پھوٹی ہے ... اور ہم نے اپنی غفلت سے اسے اپنی اہمیت اور (اس) یقین کا احساس کر لینے کی اجازت دی کہ وہ اپنے یورپی افسران پر انحصار کئے بغیر عمل کر سکتے ہیں اور یہ کہ وہ اس قابل ہیں گویا کہ وہ سلطنت کو اپنے ہاتھوں میں لے سکتے ہیں''۔

- لارڈ پورٹ مین (Lord Portman) نے 3 دسمبر 1857 کو اپنے خطاب میں کہا ''شاید ہندوستان میں عسکری بغاوت نہ پھوٹتی ... سپاہیوں کے درمیان ایک رائے یہ پیدا ہو گئی کہ ہم دوسری طرف اتنے الجھے ہوئے ہیں کہ ہماری فوج کم تھی اور مختصراً یہ کہ ان کا وقت آ گیا تھا''۔

- چارلس ریکیس (Charles Raikes) نے کہا ''محمد کا سبز جھنڈا ابھی کھل چکا ہے ... نبی کے پیروکاروں کا اجتماع یہ یقین کر کے ہی خوش ہے کہ دہلی کے عظیم مغلوں کی سرپرستی میں ان کا کھویا ہوا اقتدار واپس مل جائے گا''۔

- The Manchester Guardian نے 31 اکتوبر 1857 کو رپورٹ شائع کی کہ ''(اس) پوری بغاوت کے دوران اس بات پر غور کیا جانا چاہئے کہ دلّی سے چند سو میل

کے اندر موجود تمام باغی فوجیوں نے جیسے اس جگہ کو بغاوت کا مرکز اور منبہ بنالیا۔ وہ اس مشترکہ جگہ کی طرف مارچ کر چکے ہیں جہاں ان کے مشترکہ دشمن یعنی فرنگی کے خلاف ایک محاذ کھولا جانا ہے''۔

- Major-General W. H. Sleeman، جو کہ لکھنؤ میں تعینات تھا، نے کہا کہ '' ہندوستان میں مسلمان اسی محمدی طرزِ حکومت کی بحالی چاہتے ہیں ... پچھلے تقریباً سو سالوں سے ہندوستان بھر کی مساجد میں روزانہ تیمور کے گھر اور اس کے آباؤ اجداد کے تخت پر دہلی کے بادشاہ کے دوبارہ قیام کی دعائیں جاری ہیں''۔

پس اس سے خبردار ہوتے ہوئے، برطانیہ ہم پر اپنا تسلط برقرار رکھنے کے لئے بنیادی تبدیلیاں کرنے پر مجبور ہو گیا۔ مسلح افواج کی بھرتیوں کی پالیسی تبدیل ہوگئی جو کہ مسلمانوں، جو بنگال اور اتر پردیش میں مسلم حکومت کے لئے ریڑھ کی ہڈی ہوا کرتے تھے، کی بھرتیوں سے کنارہ کشی اختیار کرنے اور نئے علاقوں اور ہندوں پر مزید انحصار کرنے پر مبنی تھی۔ مزید برآں برطانیہ نے 10,000 سے بڑھاتے ہوئے 65,000 مزید بیرونی افواج کی تعیناتی کی۔ انہوں نے مسلمان علماء پر بھرپور حملے کیے اور خلافت اور جہاد کے تصور کو تباہ کرتے ہوئے اسلامی تعلیمات کو تہ و بالا کرنا شروع کر دیا۔ سیاسی لحاظ سے انہوں نے ہندوؤں کی سرپرستی کی اور برصغیر ہندوستان کے باسیوں (شہریوں) کے درمیان ثقافتی اور مذہبی بنیاد پر تقسیم ڈالنا شروع کر دی۔ مسلمانوں کو دبانے میں سب سے زیادہ ظالم وہ تھے کیونکہ وہ اسلامی حکومت کی واپسی اور اس کے ذریعے مسلمانوں کو ملنے والی نعمت خداداد سے خوفزدہ تھے۔ جیسے وہ تھے اور جیسے وہ ہمیشہ رہیں گے، ان کے بارے میں اللہ تعالیٰ نے ارشاد فرمایا: ﴿مَا يَوَدُّ الَّذِيْنَ كَفَرُوْا مِنْ أَهْلِ الْكِتَابِ وَلاَ الْمُشْرِكِيْنَ أَنْ يُنَزَّلَ عَلَيْكُمْ مِّنْ خَيْرٍ مِّنْ رَّبِّكُمْ ط وَاللّٰهُ يَخْتَصُّ بِرَحْمَتِهٖ مَنْ يَّشَآءُ وَاللّٰهُ ذُو الْفَضْلِ الْعَظِيْمِ﴾ '' کافر خواہ اہلِ کتاب ہوں یا مشرکین، نہیں چاہتے کہ تم پر تمہارے رب کی طرف سے کوئی بھلائی نازل ہو، جبکہ اللہ جسے چاہتا ہے اپنی رحمت کے لیے خاص کر لیتا ہے، اور اللہ

فضلِ عظیم کا مالک ہے'' (البقرۃ: 105)۔

اے مسلمانانِ پاکستان! ظلم پر مبنی اس قبضہ کو جھیلتے ہوئے بھی ہم خلافت کو تباہی سے بچانے کے لئے کوشاں رہے

اسلامی حکومت اور خلافت زندگی اور موت کا مسئلہ ہے۔ ایک ایسا اہم معاملہ ہے کہ جس سے کبھی بھی غفلت نہیں برتی جاسکتی۔ اللہ تعالیٰ مسلمانوں کو فیصلہ کن انداز میں حکم دیتے ہیں: فَاحْكُم بَيْنَهُم بِمَا أَنزَلَ اللّهُ وَلاَ تَتَّبِعْ أَهْوَاءهُمْ عَمَّا جَاءكَ مِنَ الْحَقِّ ''پس ان کے درمیان اللہ کے نازل کردہ (احکامات) کے مطابق فیصلہ کریں اور جو حق آپ کے پاس آیا ہے اس کے مقابلے میں ان کی خواہشات کی پیروی نہ کریں'' (المائدہ: 48)۔ اسلام مسلمانوں پر اس بات کو فرض قرار دیتا ہے کہ ایک خلیفہ کو بیعت دی جائے۔ رسول اللہ ﷺ نے بیعت کی اہمیت کو بدترین موت سے تشبیہ دیتے ہوئے اسے جاہلیت کی موت یعنی اسلام کے علاوہ کسی اور چیز پر موت کے مترادف بیان کیا ہے۔ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا ((مَنْ مَاتَ وَلَيْسَ فِي عُنُقِهِ بَيْعَةٌ مَاتَ مِيتَةً جَاهِلِيَّةً)) ''جو کوئی اس حال میں مرا کہ اس کی گردن میں (خلیفہ کی) بیعت (کا طوق) نہ ہو تو وہ جاہلیت کی موت مرا'' (مسلم)۔ پس انیسویں صدی عیسوی کے اختتام سے کہ جب برطانیہ نے خلافت پر حملوں کے اقدامات کا آغاز کیا اور پھر ترکی میں استنبول میں خلیفہ کو اپنے ہی دارالخلافہ سے نکال دیا تو ہم آرام سے نہیں بیٹھے۔ اگرچہ ہم ہندوستان میں برطانیہ کے زیرِ تسلط تھے۔ ہم پھر بھی اپنی آزادی کے لئے خلافت کو امید اور طاقت کا ذریعہ اور آخری خودمختار مسلم طاقت سمجھتے تھے۔ کفار اسلام اور اس کی ریاست خلافت سے اس وفاداری کی وجہ سے شدید تکلیف میں تھے۔ اے مسلمانو! غور کرو کہ وہ ہمارے بارے میں کیا کہتے تھے:

- The Earl of Lytton جو 1876 سے 1880 تک ہندوستان میں برطانیہ کا

وائسرائے تھا، نے ستمبر 1876 میں بیان دیا کہ ''میں پریشانی سے اس ملک میں جناب والا کے محمدن رعایا کی مزاحمت کو انگلستان اور استنبول دونوں جانب سے آنے والی حالیہ خبروں کے تناظر میں دیکھ رہا ہوں۔ سلطان (خلیفہ) سے اظہار یکجہتی کے مقصد سے ممبئی میں ایک بہت بڑا اور انتہائی موثر اجتماع منعقد ہوا۔ پشاور اور ہندوستان بھر کے مسلم علاقوں میں اسی طرح کے اجلاس منعقد ہو رہے ہیں اور ہماری سرحد پر مسلم ریاستیں بھی اس بے چینی کا مظاہرہ کر رہی ہیں ... اور اگر ترکوں کو یورپ سے عرب میں دھکیل دیا گیا تو ممبئی کہ جہاں ہمارے پاس ایک بڑی اور حساس مسلمان آبادی ہے، کے ساتھ ان کی قربت بلاشبہ ہندوستان میں جناب والا کی انتظامیہ کے لئے مشکلات میں اضافہ کرے گی''۔

- 16 جولائی 1897 کو شمال مغربی صوبوں اودھ پر مقرر لیفٹیننٹ گورنر Sir Anthony McDonald نے کہا ''وہ عملی معنوں میں ترکی کے سلطان کو اسلام کا سرپرست سمجھتے ہیں'' اور پھر 22 اگست 1897 کو اس نے کہا ''اس میں کوئی شک نہیں کہ ترکی کے ساتھ بڑی ہمدردی پائی جاتی ہے اور یہ کہ یہ غالب جذبات ایک قسم کے اسلامی نشاۃ ثانیہ جیسے ہیں۔ مجھے یقین ہے کہ یہ کچھ تو ہندوستان کے باہر سے ابھارنے کی کوشش کی وجہ سے ہے اور کچھ طبعی طور پر ہے اور میرا خیال ہے کہ یہ کچھ عرصے سے پنپ رہی ہے اور مسلم سکولوں میں پرورش پا رہی ہے۔ آگرہ کے کمشنر نے مجھے بتایا ہے کہ پہلے سے کہیں زیادہ لوگوں نے اب ترکی ٹوپی (Fez) پہننا شروع کر دی ہے اور شاید یہ ایک اشارہ ہے جو بتا رہا ہے کہ ہوا کس رفتار سے چلنا شروع ہو گئی ہے''۔

- چالباز اور مکار ہندو لیڈر اور برطانوی ایجنٹ گاندھی نے 14 اپریل 1919 کو Chelmsford کے پرائیویٹ سیکرٹری Maffey کو لکھا ''مسلمانوں میں موجود جوش و ولولہ اس قدر شدید ہے کہ اس کو کبھی دبایا نہیں جا سکتا یہ کسی بھی لمحے سیلاب کی مانند اُمڈ سکتا ہے اور حالیہ بدامنی میں مضمر شدید مسلم بے اطمینانی سے پیدا ہونے والے نتائج کا کھوج لگایا جانا چاہیے۔ یہ محض ذات پات تک محدود نہیں بلکہ یہ فیصلہ کن طور پر عوام میں سرائیت کر گیا ہے''۔ گاندھی نے بعد ازاں

ممبئی پولیس کمیشن کو بتایا کہ ''خلافت کے مسئلہ پر اظہارِ رائے کو دبانے کے معاملے پر مسلمان برہم ہیں''۔

رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: ((مَثَلُ الْمُؤْمِنِيْنَ فِي تَوَادِّهِمْ وَ تَرَاحُمِهِمْ وَ تَعَاطُفِهِمْ مَثَلُ الْجَسَدِ اِذَاشْتَكٰى مِنْهُ عُضْوٌ تَدَاعىٰ سَائِرُالْجَسَدِ بِالسَّهْرِ وَالْحُمّٰى)) ''آپس میں محبت رحمت اور مہربانی میں مومنین کی مثال ایک جسم کی سی ہے کہ جب اس کے ایک حصے کو تکلیف پہنچتی ہے تو پورا جسم بے خوابی اور بخار میں مبتلا ہوتا ہے'' (مسلم)۔ بے شک ہم خلافت کے خلاف حملوں پر مضطرب تھے۔ جب ستمبر 1911 میں ٹریپولی اور بن غازی پر قبضہ کے لئے، ٹریپولی میں اٹلی نے برطانیہ کے ساتھ گٹھ جوڑ کر کے خلافتِ عثمانیہ پر حملہ کیا تو ہندوستان کے طول وعرض میں ''ترکی کے سلطان ہمارے واجب التعظیم خلیفہ کی حمایت میں اس باطل اور غیر منصفانہ جنگ کے خلاف'' کے عنوان سے عوامی اجلاس منعقد ہوئے۔ پھر اکتوبر 1912 میں متعدد مظاہرے ہوئے جب بلکان کی ریاستوں کی جانب سے ایک بار پھر برطانیہ کے ساتھ گٹھ جوڑ کر کے خلافتِ عثمانیہ کے خلاف حملہ کیا گیا۔ نومبر 1912 میں خلاف عثمانیہ کے لئے چندہ جمع کرنے کے لئے مخلص شاعر علامہ اقبال نے بادشاہی مسجد لاہور میں اپنی نظم ''جوابِ شکوہ'' پڑھی۔ اُتر پردیش سے شوکت علی اور محمد علی جوہر نے خلافت کی حمایت میں مسلمانوں کو متحرک کرنے کی کوششیں شروع کر دیں۔ اسلام کی فتح کے حوالے سے مسلمانوں کی یاد دہانی کے لئے لیفلٹ (چھوٹے پرچے) تقسیم کئے گئے۔ فروری 1915 میں پنجاب کے مسلمان، کہ جن کے ساتھ سرحد کے مسلمان بھی جڑ گئے، ترکی پہنچنے اور خلافت بچانے کی خاطر برطانیہ سے لڑنے کے لئے افغانستان داخل ہو گئے۔

شہریوں کے درمیان یہ فضا برطانیہ کے زیر کمانڈ ہندوستان کی مسلح افواج کے مسلمانوں میں سرائیت کر گئی۔ بمبئی میں دسویں بلوچ رجمنٹ کے جوانوں نے آٹھ برطانوی افسروں پر گولی چلا دی جو کہ خلافت کے خلاف جنگ کے لئے ملک سے باہر بھیجے جانے والے تھے۔ راولپنڈی اور

لاہور میں موجود یونٹ برطانیہ کے خلاف سرگرم ہوگئے۔فرانس میں اتارے جانے والے مسلمان فوجی مسلمانوں کی مدد کے لئے برطانیہ سے منحرف ہو گئے۔ جنوری 1915 میں رنگون میں 130th Baluchis نے مقدونیہ میں خلافتِ عثمانیہ کے خلاف لڑنے سے انکار کر دیا۔ سنگاپور میں تعینات 5th Light Infantary کے مسلمان فوجیوں نے آٹھ برطانوی افسروں کو گولی مار دی اور برطانیہ سے لڑنا شروع کر دیا۔ 1916 کے آغاز میں 15th Lancers کے آفریدی یونٹ نے بصرہ میں خلافتِ عثمانیہ کے خلاف مارچ سے انکار کر دیا اور برطانیہ کے خلاف اٹھ کھڑے ہوئے۔ پٹھان مسلمانوں کے خلاف جبری قدامات کے باوجود ایک بڑی تعداد میں ہندوستان کے مسلمان فوجی برطانیہ کے خلاف خلافتِ عثمانیہ کے ساتھ ساتھ لڑے۔

پھر ہم نے برطانوی راج کے خلاف ایک اور بڑے جہاد کی منصوبہ بندی کی تاکہ اس کے تسلط کا خاتمہ اور خلافت کی مدد کرتے ہوئے برطانوی طاقت کو تقسیم کر دیا جائے۔اس کے لئے خلافت عثمانیہ سے رابطہ ضروری تھا کیونکہ اگرچہ اسے برطانیہ اور فرانس کی جانب سے حملوں کا سامنا تھا تاہم یہی مسلمانوں کی طاقت کا مرکز تھی۔اس کی تیاریاں علماء مولانا محمود الحسن کے زیردست کی گئیں اور اس میں مولانا حسین احمد مدنی، مولانا شاہ رحیم رائے پوری، مولانا عبیداللہ سندھی، کھڈا سے مولانا محمد صادق اور مولانا محمد میاں منصور انصاری شامل تھے۔ یہ تحریک 'ریشمی رومال تحریک' کے نام سے جانی جاتی ہے کیونکہ شیخ الہند اور اس کے ساتھیوں کے مابین ایک عسکری قوت کو منظّم کرنے کے لئے فوج میں رضا کاروں کی بھرتی کے منصوبہ کے خاکہ کے حوالہ سے خط وکتابت، ریشمی رومال پر تحریر کے ذریعے ہوتی تھی۔ مولانا عبید اللہ سندھی کو افغانستان بھیجا گیا۔مولانا انصاری کو سرحدی علاقہ کے قبائل کی طرف اور مولانا حسین احمد مدنی کو خلافت عثمانیہ کی حمایت کے لئے 1915 میں حجاز روانہ کیا گیا۔لیکن منصوبہ افشا ہو گیا کیونکہ کچھ خطوط برطانیہ کے ہاتھ لگ گئے اور قائدین مالٹا میں اسیر ہو گئے۔

تاہم اس کے باوجود ہم نے اپنی سرگرمیوں کو جاری رکھا جتنا ہم رکھ سکتے تھے۔ 1916 میں غدار شریف حسین نے برطانیہ کے گٹھ جوڑ سے جب خلافت عثمانیہ سے ٹکر لی تو اس کی بغاوت کے خلاف ہندوستان بھر میں مظاہرے ہوئے۔ 26 جون 1916 میں حسین کے ''فساد انگیز عمل '' کی مذمت کرتے ہوئے لکھنؤ میں ایک قرارداد پاس ہوئی۔ اور جب جنرل ایلن بے نے مسجد اقصیٰ کی مقدس سرزمین سے خلافت عثمانیہ کے اقتدار کا خاتمہ کیا تو ہم انتہائی سیخ پا اور بے چین ہوئے۔ دسمبر 1916 میں ایک اعلامیہ جاری ہوا، ''ترکی کے سلطان، خلیفۂ رسول کے مکمل اور آزادانہ اقتدار کے حوالہ سے مقدس مقامات اور جزیرۃ العرب، جیسا کہ مسلم کتابوں میں مزکور ہے''۔ فروری 1919 میں ایک فتویٰ جاری کیا گیا جس میں اعلان کیا گیا تھا کہ ایک امام یا خلیفہ کا مقرر کرنا فرض ہے اور مسلمانوں کو کفار کی طرف سے حملے کے شکار ملک کی مدد کو آنا چاہیے۔ مئی 1919 میں افغان مسلمانوں نے اچانک برطانیہ پر حملہ کر دیا۔ ساتھ ہی اتر پردیش میں کفار کے خلاف جہاد کے بارے میں لیفلیٹ (چھوٹے پرچے) تقسیم کیے گئے جبکہ پنجاب اور بنگال میں اسلام کے اقتدارِ اعلیٰ کے دوبارہ لوٹ آنے کی بشارت کے بارے میں لیفلٹ تقسیم کیے گئے۔ 21 ستمبر 1919 لکھنؤ میں بلائی گئی ایک کانفرنس میں مسلمانوں نے اعلان کیا کہ ''ترکی کی زیرِ غور تقسیم اور سلطنتِ ترکی کے اہم حصوں کا غیر مسلموں کے ساتھ لازماً چھوٹی چھوٹی ریاستیں بنانا خلافت (کے معاملات) میں ناقابلِ برداشت مداخلت ہے اور مسلم دنیا میں ایک مستقل بے قراری کا بیج بوئے گا'' اور 17 اکتوبر 1919 کو خلافت کی حفاظت کے لئے ''یومِ خلافت'' قرار دیا گیا۔ مسلمانوں کے درمیان خلافت کمیٹیاں قائم کی گئیں اور خلافت کانفرنسیں بلائی گئیں، خلافت کو بچانے کے لئے فنڈز اکھٹے کئے گئے، قرآن کی آیات کے ترجمہ سے مزین ''خلافت روپیہ'' کا اجراء کیا گیا، ایک خلافت مجلّہ (Journal) شائع کیا گیا اور فروری تا مئی 1921 مسلمانوں نے ایک فتوی تقسیم کیا جس میں برطانوی فوج میں ملازمت اسلام کی رو سے حرام قرار دی گئی۔

خلافت کے ساتھ ہماری فرمانبرداری اسلام اور اس کے قوانین یعنی شریعت کی بنیاد پر تھی جیسا کہ 3

نومبر 1922 کے خلافت مجلّہ کے ایڈیٹوریل میں بیان ہے۔''اسلامی نقطۂ نظر سے ... خلیفۃ المسلمین کے مذہبی اختیار کو کبھی اس طرح سے نہیں سمجھا گیا کہ وہ ایک بے روک مطلق العنان بن جائے اور جو نہ تو دنیا بھر کے مسلمانوں کے جذبات کا خیال رکھے اور نہ ہی شریعت کی کوئی پروا کرے'' اور جب برطانوی ایجنٹ مصطفیٰ کمال نے ہلاکت خیز ضرب کاری لگائی اور 3 مارچ 1924 کو خلافت کا خاتمہ کر دیا تو ہم اس عمل پر جو کہ اسلام کے خلاف تھا سخت برہم تھے۔ 9 مارچ مسلمانوں نے خلافت کی بقاٗ کے لئے تقریبات کرنے کے انتظامات کئے اور ایک ٹیلی گرام وارننگ جاری کی کہ خلافت کا خاتمہ ضرر رساں عزائم کا دروازہ کھولے گی۔ ایک پیغام جاری کیا گیا کہ معزول خلیفہ عبدالمجید کے نام کا ذکر لازماً جمعہ کے اجتماعات میں کیا جائے۔

اے مسلمانانِ پاکستان! اسلام تلے وحدت کی خواہش خلافت کے خاتمہ کے بعد بھی ہم میں موجود رہی اور آج یہ خواہش اور مضبوط ہو چکی ہے

اللہ تعالیٰ نے ارشاد فرمایا: ﴿قَدْ بَدَتِ الْبَغْضَاءُ مِنْ أَفْوَاهِهِمْ وَمَا تُخْفِي صُدُورُهُمْ أَكْبَرُ﴾ ''بغض ان کے منہ سے ٹپکتا ہے اور جو کچھ ان کے دلوں میں پوشیدہ ہے تو وہ اس سے بھی بڑھ کر ہے'' (ال عمران:118)۔ خلافت کے خاتمہ پر کفار اپنی خوشی چھپا نہ سکے۔ 24 جولائی 1924 کو Lausanne معاہدے کے بعد، برطانوی ممبر پارلیمنٹ میں سے ایک نے ترکی کی آزادی کو تسلیم کرنے پر House of Commons میں کرزن کے خلاف احتجاج کیا۔ کرزن نے یہ کہتے ہوئے جواب دیا۔''معاملہ یہ ہے کہ ترکی تباہ ہو چکا ہے اور اب یہ کبھی کھڑا نہیں ہو سکے گا کیونکہ ہم نے اس کی روحانی طاقت تباہ کر دی ہے، یعنی خلافت اور اسلام''۔ اے مسلمانو، اس کے بعد ہی یہ ہوا کہ نوآبادیاتی کفار کا اثر و رسوخ مسلم سرزمین میں پیوست ہو گیا۔ نوآبادیاتی کفار نے مسلم علاقوں کو 55 حصوں میں چیر کر تقسیم کر دیا اور ہر حصہ پر ایک ایجنٹ حکمران مقرر کر دیا۔ جنہیں وہ حکم دیتے اور منع کرتے تھے اور جنہوں نے اس حکمرانی کے

بدلے ان کے سامنے اپنے آپ کو مکمل طور پر جھکا دیا۔ نو آبادیاتی کفاران حکمرانوں کے لئے فیصلہ کن اور اہم پالیسوں کا تعین کرتے اور وہ خلافت کی واپسی کو روکنے کے لیے اپنی عوام پر ہر طرح کا بدترین ظلم وستم ڈھاتے۔ اپنی شیطانی پالیسیوں کے نفاذ کے لئے اسلام اور مسلمانوں سے متنفر نو آبادیاتی کفار نے اس خوفناک زلزلے میں ایک اور جھٹکے کا اضافہ کیا۔ فلسطین کی مقدس سرزمین، رسول اللہ ﷺ کی اسراء ومعراج کی سرزمین یہودیوں کو ایک ریاست بنانے کے لیے دی۔ اس یہودی ریاست کی بقأ کے لئے یہودیوں کو وسائل مہیا کیے جس کا آغاز ہمسایہ ممالک میں موجود ایجنٹ مسلم حکمرانوں کو ان کی حفاظت کا ضامن بنانے سے ہوا۔ مزید برآں ان حکمرانوں نے ہر اس جنگ میں، جو یہودیوں کے ساتھ ہوئی، طے شدہ شکست کی نگرانی کی۔ یہاں تک کہ یہودی ریاست نے وہ فضأ قائم کرلی کہ وہ ناقابل تسخیر ہے جو اس سے پہلے ان کے پاس کبھی نہ تھی۔ اور ایجنٹ حکمران یہیں پر نہیں ٹھہرے۔ ان ایجنٹ مسلم حکمرانوں نے یہودی وجود کو شکست دینے اور انہیں صفحۂ ہستی سے مٹانے کی بجائے اس سے ان علاقوں پر مذاکرات کرکے، جس پر اس نے 1967 میں قبضہ کیا، مسئلہ فلسطین کو یہ رنگ دے کر اللہ تعالیٰ سے جنگ کا اعلان بھی کردیا۔

پس خلافت کے خاتمہ کے وقت سے، مصائب اور بدنصیبی مسلم علاقوں پر بارش کی طرح برسی۔ برطانیہ نے اس وقت میں کفر کے سرغنہ کی حیثیت سے خلافت کے خاتمے اور فلسطین کی مقدس سرزمین پر یہودی وجود کے قیام میں کلیدی کردار ادا کیا۔ پھر برطانیہ کہ جس نے ہندوستان کو اس کے مسلمان حکمرانوں سے محروم کردیا تھا، نے ایک نسبتاً چھوٹا اور غریب خطہ مسلمانوں کے لئے چھوڑتے ہوئے ہندوستان کا زیادہ تر حصہ ہندوؤں کی جھولی میں ڈال دیا اور کشمیر کو ہندو قبضہ میں دیتے ہوئے برطانیہ نے اسلام کے جسم پر کشمیر کو ایک رستے ہوئے زخم کی مانند چھوڑ دیا باوجود اس حقیقت کے کہ اس کی آبادی کی اکثریت مسلمانوں پر مشتمل تھی۔ کشمیر بھارتیوں کے ہاتھوں تب سے ہزاروں جرائم جھیل چکا ہے۔ اور اگرچہ، پاکستان میں خاص طور پر، ''مسئلہ کشمیر'' ایک اسلامی مسئلہ سمجھا جاتا ہے، اور ہندو قبضہ سے آزادی ہی اس مسئلے کا فقط ایک حل ہے، پاکستان کے ایجنٹ

حکمرانوں نے کشمیر کے زیادہ تر حصہ کو ایک ذلت آمیز تصفیہ کے طور پر بھارتی قبضہ تلے رہنے دینے پر راضی ہو کر اللہ تعالیٰ کے خلاف جنگ کا اعلان کر دیا۔

اور یوں ہم نے خلافت کے کھو جانے کا مزہ چکھ لیا۔

رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: ((إِنَّمَا الْإِمَامُ جُنَّةٌ يُقَاتَلُ مِن وَّرَائِهِ وَيُتَّقٰى بِهِ)) ''صرف خلیفہ ہی ڈھال ہے جس کے پیچھے رہ کر لڑا جاتا ہے اور اسی کے ذریعے تحفظ حاصل ہوتا ہے'' (مسلم)۔ ڈھال کے بغیر ہم ان کفار کے اپنے اوپر غلبہ اور اختیار کے دفاع سے عاری تھے۔ اللہ تعالیٰ نے ہمیں تنبیہ کی: ﴿إِن يَثْقَفُوكُمْ يَكُونُوا لَكُمْ أَعْدَاءً وَيَبْسُطُوا إِلَيْكُمْ أَيْدِيَهُمْ وَأَلْسِنَتَهُم بِالسُّوءِ وَوَدُّوا لَوْ تَكْفُرُونَ﴾ ''اگر یہ کافر تم پر برتری حاصل کر لیں تو وہ تم سے دشمنوں جیسا سلوک کریں اور ایذا کے لیے تم پر ہاتھ پاؤں چلائیں اور زبانیں بھی اور چاہتے ہیں کہ تم کسی طرح کافر ہو جاؤ'' (الممتحنہ: 2)۔ اور وحدت بخشنے والی اس خلافت کے بغیر ہم شکست، افلاس اور ذلت میں غرق ہیں۔ باوجود اس کے ہماری زمینیں، آبادی، مسلح افواج اور وسائل دنیا کی کئی بڑی طاقتوں سے زیادہ ہیں۔ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: ((يوشك أن تداعى الأمم من كل أفق كما تداعى الأكلة على قصعتها، قيل: يا رسول الله أمن قلة بنا يومئذ؟ قال: انتم يومئذ كثيرو لكن تكونون غثاء كغثاء السيل ينتزع المهابة من قلوب عدوكم و يجعل في قلوبكم الوهن قال: قلنا وما الوهن؟ قال: حب الدنيا و كراهية الموت)) ''قریب ہے کہ اقوام ایک دوسرے کو ہر طرف سے تمہارے خلاف یوں بلائیں گی جس طرح کھانے والے، کھانے کے پیالے کی طرف بلاتے ہیں۔ ایک شخص نے سوال کیا: اے اللہ کے رسول! ایسا ہماری کم تعداد کی وجہ سے ہوگا۔ آپ ﷺ نے فرمایا: نہیں، اس وقت تم تعداد میں کثرت سے ہوگے لیکن تم پانی پر موجود جھاگ کی مانند ہوگے۔ اللہ تمہارے دشمن کے دلوں سے تمہارا رعب نکال دے گا اور تمہارے قلوب میں وھن داخل کر دے گا۔ اس نے سوال کیا: وھن کیا شے ہے۔ آپ ﷺ نے فرمایا: دنیا کی محبت اور موت سے نفرت'' (رواہ

احمد)۔

تاہم اس شدید دھچکے کے باوجود، اسلام کی چاہت اور اس کے ذریعے وحدت کو مسلمانوں نے کبھی نہیں چھوڑا۔ یہی وہ چاہت تھی جو اسلام کے لئے حاصل کی جانے والی سرزمینِ پاکستان کی خاطر عظیم قربانیاں دینے کے لئے کارفرما قوت تھی۔ اور یہی وہ قوت ہے جو آج بھی ہم میں موجود ہے جو پاکستان میں حکمرانی اور ریاست کے طور پر اسلام کے قیام کے لئے ایک طاقتور تحریک کی طرف رہنمائی کر چکی ہے۔ ہم ان موجودہ حکمرانوں کو مسترد کر چکے ہیں جو ہم پر کفر نافذ کرتے ہیں اور کفار کی مدد کرتے ہیں۔ ان حکمرانوں کے دھوکے کے خلاف بات کرنے اور ان کی غداریوں کو مسترد کرنے میں اپنی اس سرزمین پر ہم یک آواز ہیں۔ رسول اللہ ﷺ نے بیان فرمایا: ((اعاذك اللّٰه من امارة السفهاء قال وما امارة السفهاء قال امراء يكونون بعدي لا يقتدون بهديي ولا يستنون بسنتي فمن صدقهم بكذبهم واعانهم على ظلمهم فاولئك ليسوا مني ولست منهم ولا يردوا علي حوضي ومن لم يصدقهم بكذبهم ولم يعنهم على ظلمهم فاو لئك مني وانا منهم وسيردوا على حوضي)) ''اللہ تمہیں احمق لوگوں کی قیادت سے اپنی پناہ میں رکھے۔ ایک شخص نے کہا: کون لوگ احمق قیادت ہوں گے؟ آپ ﷺ نے فرمایا: وہ حکمران جو اس وقت آئیں گے جب میں نہ ہوں گا۔ وہ نہ تو میری ہدایت کی پرواہ کریں گے اور نہ ہی میری سنت پر عمل کریں گے۔ چنانچہ جس کسی نے اُن (احمق لوگوں) کے جھوٹ کی تائید کی اور اُن کے ظلم میں اُن کی مدد کی وہ مجھ میں سے نہیں اور نہ میں اُن میں سے ہوں اور انہیں (قیامت کے روز) میرے حوضِ کوثر پر آنے کی اجازت نہ ہوگی۔ اور جس کسی نے نہ تو اُن کے جھوٹ کو مانا اور نہ ہی اُن کے ظلم میں اُن کی مدد کی وہ مجھ میں سے ہے اور میں اُن میں سے ہوں اور وہ (قیامت کے روز) حوضِ کوثر پر مجھ سے ملاقات کریں گے'' (مسند احمد)۔

آج سے سالوں قبل جس طرح ماضی میں نوآبادیات نے ہمارے اندر تحریکوں کو بھانپا

تھا بالکل اسی طرح آج بھی ہمارا دشمن خوف زدہ ہے کہ ہم اسلام اور اس کی ریاست خلافت کے ذریعے کہیں دوبارہ نہ اٹھ کھڑے ہوں۔

- دسمبر 2006 اور فروری 2007 کے درمیان 'میری لینڈ یونیورسٹی' کے سروے، جو امریکہ کے ہوم لینڈ سیکورٹی کے شعبے کی مدد سے کیا گیا، میں بیان کیا گیا ہے کہ مسلمانوں کی اکثریت یہ خواہش رکھتی ہے کہ "تمام اسلامی ممالک کو ایک اسلامی ریاست یا خلافت کی شکل میں اکٹھا کر دیا جائے"۔

- مارچ 2009ء میں امریکی سینٹ کام (Centcom) کمانڈرز کے مشیر ڈیوڈ کلکلن David Kilcullen نے اپنے بیان میں کہا: "پاکستان ایک ایسا ملک ہے جس کی آبادی 173 ملین ہے، اور اس کے پاس 100 نیوکلیئر ہتھیار ہیں، اور اس کی فوج امریکہ کی فوج سے بڑی ہے... ہم ایسے نقطے پر پہنچ گئے ہیں کہ ہم ایک سے چھ ماہ میں دیکھ رہے ہیں کہ پاکستانی ریاست ناکام ہوجائے گی... انتہاء پسند اقتدار میں آجائیں گے... اور یہ ایسی صورتِ حال ہے کہ آج کی دہشت گردی کے خلاف جنگ اس خطرے کے سامنے کچھ بھی نہیں"۔

- نومبر 2009 میں آرٹیکل: "ہتھیاروں کی حفاظت- کیا غیر مستحکم پاکستان میں ایٹمی ہتھیار محفوظ رکھے جا سکتے ہیں؟" میں بیان کیا گیا: "بنیادی خطرہ بغاوت کا ہے- کہ پاکستانی فوج کے اندر موجود انتہاء پسند تختہ الٹ دیں... اوباما انتظامیہ کے ایک سینئر عہدیدار نے حزب التحریر کا تذکرہ کیا... جس کا ہدف خلافت کا قیام ہے: یہ لوگ پاکستان کی فوج میں جڑیں بنا چکے ہیں اور فوج میں ان کے گروپ موجود ہیں۔"

- اور جہاں تک ہندو ریاست کا تعلق ہے، تو اسی مضمون میں بھارتی انٹیلی جنس ایجنسی 'را' کے سینئر عہدیدار نے 16 نومبر 2009ء کو نیویورکر میگزین میں کہا: "ہمیں پاکستان کے ایٹمی ہتھیاروں کے متعلق ڈر ہے۔ اس وجہ سے نہیں کہ کہیں مولوی ملک پر قبضہ نہ کرلیں۔ ہمیں

پاکستان کی فوج میں موجود اُن اعلیٰ افسران سے خطرہ ہے جو خلافت پسند ہیں... کچھ لوگ جن کا ہم مشاہدہ کر رہے ہیں یہ خواہش رکھتے ہیں کہ وہ اسلامی فوج کی قیادت کریں''۔

اے مسلمانانِ پاکستان! خلافت کے دوبارہ قیام کے لئے متحرک ہونا ہم سب پر فرض ہے

یہ تحریک اب انشاء اللہ مزید آگے ہی بڑھے گی کیونکہ یہ اسلام پر ہمارے اس چٹان کی طرح پختہ ایمان پر قائم ہے جو صدیوں غالب رہا۔ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: ((تَكُونُ النُّبُوَّةُ فِيكُمْ مَا شَاءَ اللّٰهُ أَنْ تَكُونَ ، ثُمَّ يَرْفَعُهَا إِذَا شَاءَ أَنْ يَرْفَعَهَا. ثُمَّ تَكُونُ خِلَافَةٌ عَلَى مِنْهَاجِ النُّبُوَّةِ ، فَتَكُونُ مَا شَاءَ اللّٰهُ أَنْ تَكُونَ، ثُمَّ يَرْفَعُهَا إِذَا شَاءَ اللّٰهُ أَنْ يَرْفَعَهَا . ثُمَّ تَكُونُ مُلْكاً عَاضًا، فَيَكُونُ مَا شَاءَ اللّٰهُ أَنْ يَكُونَ ، ثُمَّ يَرْفَعُهَا إِذَا شَاءَ أَنْ يَرْفَعَهَا. ثُمَّ تَكُونُ مُلْكاً جَبْرِيَّةً، فَتَكُونُ مَا شَاءَ اللّٰهُ أَنْ تَكُونَ ، ثُمَّ يَرْفَعُهَا إِذَا شَاءَ أَنْ يَرْفَعَهَا. ثُمَّ تَكُونُ خِلَافَةً عَلَى مِنْهَاجِ النُّبُوَّةِ ثُمَّ سَكَتَ)) ''تمہارے اندر دورِ نبوت موجود رہے گا جب تک اللہ چاہے گا، پھر جب اللہ اسے ختم کرنا چاہے گا تو اسے ختم کر دے گا۔ پھر نبوت کے نقشِ قدم پر خلافت قائم ہوگی جو اس وقت تک رہے گی جب تک اللہ چاہے گا، پھر جب اللہ اسے ختم کرنا چاہے گا تو اسے ختم کر دے گا۔ پھر موروثی حکمرانی کا دور ہوگا جو اس وقت تک رہے گا جب تک اللہ چاہے گا، پھر جب اللہ اسے ختم کرنا چاہے گا تو اسے ختم کر دے گا۔ پھر جابرانہ حکومت کا دور ہو گا جو اس وقت تک رہے گا جب تک اللہ چاہے گا، پھر جب اللہ اسے ختم کرنا چاہے گا تو اسے ختم کر دے گا۔ پھر نبوت کے نقشِ قدم پر خلافت قائم ہوگی۔ پھر آپ ﷺ خاموش ہو گئے'' (مسند احمد)۔ بے شک یہ امت ''نبوت کے نقشِ قدم پر خلافت'' پر گواہ ہے، یعنی خلفاء راشدین کا دور جو کہ ظلم و جبر سے پاک تھا۔ اس امت نے پھر خلافت اُمیّہ ، خلافتِ عباسیہ اور خلافتِ عثمانیہ کی ''وراثتی حکمرانی'' کا مشاہدہ کیا جب اگرچہ حکمرانوں نے اسلام کا نفاذ کیا اور کفار کے خلاف فاتح

رہے تاہم انہوں نے اپنی حکمرانی کو ''وراثتی حکمرانی'' کے گناہ سے آلودہ کر دیا اور 28 رجب 1342ھ (3 مارچ 1924ء) کو خلافت کے خاتمے سے لے کر اب تک یہ امت ''جابر حکمرانی'' کو جھیل رہی ہے یعنی مکّار اور غدار حکمرانوں کا دور جو اسلام سے ہٹ کر حکمرانی کرتے ہیں اور اس بات کو یقینی بناتے کہ کفار کا غلبہ قائم رہے۔ لیکن اے مسلمانو غور کرو، رسول اللہ ﷺ نے پھر ''نبوت کے نقشِ قدم پر خلافت'' کے لوٹنے کے بارے میں ارشاد فرمایا، دعا ہے ہم اس کا جلد مشاہدہ کریں۔

تاہم ہمیں سمجھنا چاہیے کہ یہ خلافت آسمان سے نہیں اترے گی کہ جسے فرشتے لے کر اتریں گے بلکہ یہ ایک ایسا فریضہ ہے جس کے لئے ہمیں ہی لازماً کام کرنا ہے اور ہر ممکن کوشش کرنی ہے۔ بالکل اسی طرح جس طرح ہم رزق کی تلاش میں جدوجہد کے پابند ہیں اگرچہ رزق اللہ تعالیٰ کی طرف سے ہے۔ ہمیں دین کی فتح اور غلبہ کے لئے کام کرنا ہے۔ یہ جانتے ہوئے کہ وہ اکیلا اللہ تعالیٰ ہی ہے جو نصرت عطا کرنے والا ہے۔ خلافت نہ ہی فقط کوئی حسین تصور ہے اور نہ ہی محض کوئی اچھی چیز ہے کہ جو قائم ہو جائے بلکہ یہ ہمارے مالک اللہ سبحانہٗ وتعالیٰ کی طرف سے ایک فرض ہے جس کے بارے میں اس یقینی دن یعنی فیصلے کے دن، ہماری پوچھ ہوگی۔ اسلام اس بات کو یقینی قرار دیتا ہے کہ مسلمان اپنے معاملات میں اللہ تعالیٰ کے نازل کردہ کے مطابق حکمرانی کریں۔ ہمیں ہمارے مالک اللہ سبحانہٗ وتعالیٰ کی طرف سے اجازت نہیں کہ ہم اپنی بدقسمتی پر تماشائی بن کر بے حسی سے دیکھتے رہیں جبکہ ظالمین ہمیں ٹکڑوں میں چیر رہے ہوں۔ نہ ہمیں ہاتھ باندھے یا سر بازوؤں میں دبائے انتظار کرنا چاہیے یہاں تک کہ ہمارے غصے اور بے چینی کو تھوڑی دیر کے لئے ختم کرنے کی کوشش میں مزید جمہوری الیکشن یا آمرانہ طریقے سے تختہ الٹنے کے ذریعے امریکہ ایک ظالم حکمران کو دوسرے سے تبدیل کر دے۔ یہ ظالمین اور وہ کفر جو یہ ہم پر نافذ کرتے ہیں ہماری تباہی و بربادی کی اصل وجہ ہے۔ اسلام ہمیں ان کو ہٹانے کا حکم دیتا ہے اور ایسا کرنے میں ناکامی پر ہمیں خبردار کرتا ہے۔ اللہ باری تعالیٰ فرماتا ہے: ﴿وَاتَّقُوا فِتْنَةً لَّا تُصِيبَنَّ الَّذِينَ ظَلَمُوا

مِنكُمْ خَآصَّةً وَاعْلَمُوا أَنَّ اللّٰهَ شَدِيْدُ الْعِقَابِ﴾ ''اور تم ایسے وبال سے بچو کہ جو خاص کر صرف ان ہی لوگوں پر واقع نہ ہوگا جو تم میں سے ان گناہوں کے مرتکب ہوئے ہیں۔ اور جان رکھو کہ اللہ سخت سزا دینے والا ہے'' (الانفال: 25)۔ اور رسول اللہ ﷺ نے ارشاد فرمایا: ((ان الناس اذا راوا الظالم فلم یاخذوا علی یدیه او شك ان یعمهم اللّٰه بعقاب منه)) ''اگر لوگ اپنے سامنے کسی ظالم کو ظلم کرتا دیکھیں اور اسے روکنے کے لیے کچھ نہ کریں تو قریب ہے کہ اللہ انہیں بھی سزا دے'' (ترمذی)۔

ہمیں اس بات کو محسوس کرنا چاہیے اگر ہم ظالم کے سامنے خاموش بھی ہوں تب بھی ہمیں آزمایا جائے گا۔ اللہ تعالیٰ نے فرمایا: اَوَلَا یَرَوْنَ اَنَّھُمْ یُفْتَنُوْنَ فِیْ کُلِّ عَامٍ مَّرَّةً اَوْ مَرَّتَیْنِ ثُمَّ لَا یَتُوْبُوْنَ وَلَا ھُمْ یَذَّکَّرُوْنَ ''کیا یہ دیکھتے نہیں کہ یہ ہر سال ایک یا دو بار مصیبت میں مبتلا کیے جاتے ہیں پھر بھی توبہ نہیں کرتے اور نہ ہی نصیحت حاصل کرتے ہیں'' (التوبة: 126)۔ ظالم کے ظلم سے خوفزدہ نہ ہوں چاہے یہ ہراساں کرنا ہو، گرفتاری ہو، تشدد یا شہادت ہی کیوں نہ ہو، کیونکہ آپ اللہ تعالیٰ پر ایمان رکھتے ہیں جو فرماتا ہے: ﴿قُلْ لَّنْ یُّصِیْبَنَا اِلَّا مَا کَتَبَ اللّٰهُ لَنَا ھُوَ مَوْلٰنَا وَ عَلَی اللّٰهِ فَلْیَتَوَکَّلِ الْمُؤْمِنُوْنَ﴾ ''کہہ دو کہ ہمیں کوئی مصیبت نہیں پہنچ سکتی ماسوائے اس کے جو اللہ نے ہمارے لیے لکھ دی ہو، وہی ہمارا کارساز ہے اور مومنوں کو تو اسی پر بھروسہ رکھنا چاہیے'' (التوبة: 51)۔ اور جان لیں کہ حق بات کہنے سے زندگی گھٹتی نہیں اور نہ ہی رزق کم ہوتا ہے اور نہ بزدلی اور حق بات کہنے سے اجتناب کرنے سے عمر اور رزق میں اضافہ ہوتا ہے، رسول اللہ ﷺ نے ارشاد فرمایا: ((الا لا یمنعَنَّ احدکم رهبةُ الناس ان یقول بحق اذا رآه او شهده، فانه لا یقرّب من اجل ولا یباعد من رزق)) ''تم میں سے کوئی بھی لوگوں کے ڈر کی وجہ سے حق بات کہنے سے نہ رُکے، جب وہ حق بات دیکھے یا اس کی شہادت دے، کیونکہ حق بات کہنا نہ تو موت کو قریب کر سکتا ہے اور نہ ہی رزق کو کم کر سکتا ہے'' (مسند احمد)۔

حقیقی تبدیلی کا راستہ ہمارے سامنے ہے اور ہمیں اب اس کے ساتھ چلنا چاہیے۔ ہمارے پاس پاکستان کی شکل میں ایک مضبوط ملک اور وہ سچا دین ہے جو اسے ایک عالمی طاقت میں تبدیل کر دے گا اور ہمارے درمیان ایک مخلص جماعت حزب التحریر موجود ہے جو اسلام سے مخلص ہے اور اس کے طرزِ حکمرانی سے بخوبی واقف ہے جو قربانیاں دے رہی ہے اور ظالم حکمرانوں کے پرتشدد سلوک کو برداشت کر رہی ہے اور اللہ تعالیٰ کے سوا کسی سے نہیں ڈرتی۔ یہ اب ہمارے اوپر ہے کہ ہم حزب التحریر سے جڑ جائیں اور اس کی دعوت کی حمایت کریں اور خلافت کے قیام کے لئے لوگوں تک اس کے نصرۃ کے مطالبے کے حامل بنیں۔ اللہ تعالیٰ نے ارشاد فرمایا: ﴿وَعَدَ اللّٰهُ الَّذِيْنَ اٰمَنُوْا مِنْكُمْ وَ عَمِلُوا الصّٰلِحٰتِ لَيَسْتَخْلِفَنَّهُمْ فِي الْاَرْضِ كَمَا اسْتَخْلَفَ الَّذِيْنَ مِنْ قَبْلِهِمْ ص وَ لَيُمَكِّنَنَّ لَهُمْ دِيْنَهُمُ الَّذِي ارْتَضٰى لَهُمْ وَلَيُبَدِّلَنَّهُمْ مِّنْ م بَعْدِ خَوْفِهِمْ اَمْنًا ط يَعْبُدُوْنَنِيْ لَا يُشْرِكُوْنَ بِيْ شَيْئًا ط وَ مَنْ كَفَرَ بَعْدَ ذٰلِكَ فَاُولٰٓئِكَ هُمُ الْفٰسِقُوْنَ﴾ ''اللہ تم میں سے اُن لوگوں سے وعدہ فرما چکا ہے جو ایمان لائے اور انہوں نے نیک عمل کیے، کہ اللہ انہیں ضرور زمین میں اِن حکمرانوں کی بجائے حاکم بنائے گا جیسا کہ اُن لوگوں کو حاکم بنایا جو ان سے پہلے تھے، اور یقیناً ان کے لیے اُن کے اِس دین کو مضبوطی کے ساتھ محکم کر کے جما دے گا جسے وہ ان کے لیے پسند فرما چکا ہے، اور ان کے اس خوف وخطر کو امن سے بدل دے گا۔ وہ میری عبادت کریں گے اور میرے ساتھ کسی کو بھی شریک نہ ٹھہرائیں گے۔ اس کے بعد بھی جو لوگ کفر کریں وہ یقیناً فاسق ہیں'' (النور: 55)۔

اے پاکستان کی مسلح افواج کے مخلص افسران!

امت خلافت کے لئے تیار ہے اور اس کے قابل افراد کی حیثیت سے اب یہ آپ پر منحصر ہے کہ آپ ان منافق ظالموں کو ان کے گریبانوں سے گھسیٹتے ہوئے نکال باہر کریں اور اسلام کے اصولوں کو زندہ کریں۔ اخلاص اور جراءت کا بدلہ اس دنیا کے محدود بدلہ سے نہیں تولہ جا سکتا بلکہ اچھے اعمال کی جزاء ابدی ٹھکانے کی وہ خوشیاں ہیں جن کے بیان سے الفاظ قاصر ہیں۔ یہ اجر آپ

سے قبل آپ کے انصار بھائیوں نے کمایا اور یہی وہ اجر ہے جس کی آپ کو جستجو کرنی چاہئے۔ آپ سے جو مطلوب ہے وہ یہ ہے کہ اللہ، اس کے رسول ﷺ اور مومنین کی خاطر اخلاص سے تیار کیا گیا ایسا منصوبہ جسے مخلص افسران بروئے کار لائیں اور اقتدار حاصل کرتے ہوئے اسے مخلص اور باخبر حزب کے حوالے کریں۔ تاکہ وہ اس خلافت کا قیام کرے جو اسلام کے ذریعے حکمرانی کرے گی۔ نجات دلاتے ہوئے وحدت بخشنے کے لئے مسلم سرزمینوں کا الحاق کرے گی۔ اور تمام انسانیت کے لئے اسلام کو رحمت کے طور پر پیش کرے گی۔

﴿إِنَّ اللّٰهَ اشْتَرٰى مِنَ الْمُؤْمِنِينَ أَنفُسَهُمْ وَأَمْوَالَهُم بِأَنَّ لَهُمُ الْجَنَّةَ يُقَاتِلُونَ فِي سَبِيلِ اللّٰهِ فَيَقْتُلُونَ وَيُقْتَلُونَ وَعْدًا عَلَيْهِ حَقًّا فِي التَّوْرٰةِ وَالْإِنجِيلِ وَالْقُرْآنِ وَمَنْ أَوْفٰى بِعَهْدِهِ مِنَ اللّٰهِ فَاسْتَبْشِرُوا بِبَيْعِكُمُ الَّذِي بَايَعْتُم بِهِ وَذٰلِكَ هُوَ الْفَوْزُ الْعَظِيمُ﴾

''اللہ نے مومنوں سے ان کی جانیں اور مال جنت کے عوض خرید لیے ہیں۔ وہ اللہ کی راہ میں لڑتے ہیں، تو مارتے بھی ہیں اور مارے بھی جاتے ہیں۔ یہ تورات اور انجیل اور قرآن میں سچا وعدہ ہے، جسے وہ ضرور پورا کرے گا۔ اور اللہ سے زیادہ وعدہ پورا کرنے والا کون ہے۔ تو جو سودا تم نے اللہ سے کرلیا اس پر خوش رہو۔ اور یہی عظیم کامیابی ہے'' (التوبة : 111)

18 ربیع الثانی 1434	**حزب التحریر**
3 مارچ 2013	**ولایہ پاکستان**